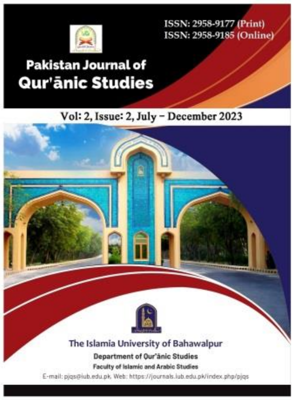

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185
Vol: 2, Issue: 2, July – December 2023, Page no. 37-57
HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/163
Link:https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/2483
DOI: https://doi.org/10.52461/pjqs.v2i2.2483
Publisher: Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Prohibition and Punishment of Gender resemblance in Hadiths of the Holy Prophet PBUH

Author (s): **Dr. Hafiz Hasan Madni**
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Received on: 18 November, 2023
Accepted on: 20 December, 2023
Published on: 31 December, 2023

Citation: Dr. Hafiz Hasan Madani. 2023. “Prohibition and Punishment of Gender Resemblance in Hadiths of the Holy Prophet PBUH”. *Pakistan Journal of Qur’ānic Studies* 2 (2):37-57. https://doi.org/10.52461/pjqs.v2i2.2483.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صنفی مشابہت کی ممانعت اور اس کی سزا

Prohibition and Punishment of Gender resemblance in Hadiths of the Holy Prophet PBUH

Dr. Hafiz Hasan Madni
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Email: drhhasan.is@pu.edu.pk

Abstract
The Transgender Act 2018 is being debated in pakistan's legal, political, sharia and public circles, in which there are clear rulings in Islam regarding both the issues that arise i.e. change of gender and gender resemblance. Some details of these rulings are also found in the events that took place in the Prophet's era. Both of these acts have been condemned and in some cases are punished. In this article, details such as the decrees of the Prophet PBUH, interpretations of sharhin hadith, and the nature of the problem in the events that took place in the Prophet's era have been collected.

Keywords: Transgender, Gender resemblance, hadith, punishment.

1. تعارف

ٹرانس جینڈر قانون 2018ء کے بارے پاکستان کے قانونی، سیاسی، شرعی اور عوامی حلقوں میں بحث مباحثہ جاری ہے، جس میں سامنے آنے والے دونوں مسائل یعنی تبدیلی جنس اور صنفی مشابہت کے بارے میں اسلام میں واضح احکام موجود ہیں۔ دور نبوی میں پیش آنے والے واقعات میں بھی ان احکام کی بعض تفصیلات ملتی ہیں۔ ان دونوں اعمال کو ملعون قرار دیا گیا اور بعض صورتوں میں ان کی سزائیں بھی ملتی ہیں۔ زیر نظر مضمون میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حوالے سے فرامین، شارحین حدیث کی تشریحات، دور نبوی میں پیش آمدہ واقعات میں مسئلہ کی نوعیت جیسی تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔

اس موضوع پر اس سے قبل لکھے جانے والے مقالات میں (1) قانون ٹرانس جینڈر اشخاص کے حقوق کا تحفظ: ایک تجزیاتی مطالعہ از ڈاکٹر محمد مشتاق احمد، شائع شدہ: مجلہ تعلیم و تحقیق، اسلام آباد، دسمبر 2022ء....(2) خنثیٰ کا تعارف، اور اس کے شرعی احکام، اور حقوق کے لئے تجاویز از دوست محمد صلاح الدین، ضیاء الرحمن، شائع شدہ پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، جون 2016ء... اور (3) مزيل الأوهام فيما يتعلق بأحكام المخنث والخنثى از بادشاہ رحمن، سید مقصود الرحمن، شائع شدہ: مجلہ الایضاح، جولائی 2017ء قابل ذکر ہیں۔

پاکستان میں 'ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء' کچھ عرصے سے زیر بحث ہے۔ صنفی تبدیلی کے اہم تر محرکات یا اولین مراحل میں،

صنفِ غیر کے ساتھ ساتھ آزادانہ میل جول اور اس کے بعد صنفی مشابہت کا مسئلہ آتا ہے۔ اسلام نے آغاز سے اس اہم ترین محرک کا نہ صرف راستہ بند کر دیا ہے بلکہ مردوزن کے اختلاط کی ہر شکل پر بھی واضح احکام دیے ہیں۔

احادیثِ نبویہ میں ان احکام کی بنیادیں موجود ہیں۔ چنانچہ احادیثِ نبویہ کے متون کو پیش کر کے شارحین حدیث اور فقہاے کرام رحمہم اللہ کے مواقف پیش کیے گئے ہیں:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ المُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو [اِرادۃً] عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔"

شارح بخاری مولانا مفتی عبد الستار الحماد حفظہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

"مردوں کی عورتوں سے مشابہت لباس وزینت اور چال ڈھال [طور اطوار] میں ہوتی ہے، یعنی عورتوں جیسے زیورات اور ان کا لباس پہننا یا چال چلن میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا۔ اور وہ عورتیں جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اس لعنت زدگی میں شامل ہیں۔"

لعنت سے مراد 'دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نظر کرم سے دوری' ہے۔ دنیا میں یہ لعنت کبھی ذلت، نکبت، رسوائی، قلت، محتاجی، محرومی، بیماری اور لگاتار مسائل سے دوچاری کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی ایسے شخص کو عبادات، ذکرِ الٰہی اور لوگوں سے نیکی کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا اور لوگوں میں اس کی رسوائی اور اس سے نفرت پھیل جاتی ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے، شرک کرنے، کتمانِ حق کرنے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کرنے، سودی لین دین، شراب پینے پلانے، رشوت لینے دینے، حلالہ کرنے اور کرانے والے، نوحہ اور ماتم میں سر پیٹنے اور سینہ چاک کرنے والے افراد وغیرہ پر لعنت کی گئی ہے، اور مردوزن کی اِرادی مشابہت بھی ان لعنتی کاموں کی طرح سنگین گناہ ہے۔ شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی بن حجر رحمۃ اللہ علیہ (م852ھ) لکھتے ہیں کہ

وَأَمَّا ذَمُّ التَّشَبُّهِ بِالْكَلَامِ وَالْمَشْيِ فَمُخْتَصٌّ بِمَنْ تَعَمَّدَ ذَلِكَ وَأَمَّا مَنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَصْلِ خِلْقَتِهِ فَإِنَّمَا يُؤْمَرُ بِتَكَلُّفِ تَرْكِهِ وَالْإِدْمَانِ عَلَى ذَلِكَ بِالتَّدْرِيجِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ وَتَمَادَى دَخَلَهُ الذَّمُّ وَلَا سِيَّمَا إِنْ بَدَا مِنْهُ مَا يَدُلُّ عَلَى الرِّضَا بِهِ وَأَخْذُ هَذَا وَاضِحٌ مِنْ لَفْظِ الْمُتَشَبِّهِينَ... وَأَنَّ الْمُخَنَّثَ الْخِلْقِيَّ لَا يَتَّجِهُ عَلَيْهِ اللَّوْمُ فَمَحْمُولٌ عَلَى مَا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَرْكِ التَّثَنِّي وَالتَّكَسُّرِ فِي الْمَشْيِ وَالْكَلَامِ بَعْدَ تَعَاطِيهِ الْمُعَالَجَةَ لِتَرْكِ ذَلِكَ وَإِلَّا مَتَى

---

1 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، الرقم:5885

كَانَ تَرْكُ ذَلِكَ مُمْكِنًا وَلَوْ بِالتَّدْرِيجِ فَتَرَكَهُ بِغَيْرِ عُذْرٍ لَحِقَهُ اللَّوْمُ وَاسْتَدَلَّ لِذَلِكَ الطَّبَرِيُّ بِكَوْنِهِ ﷺ لَمْ يَمْنَعِ الْمُخَنَّثَ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ حَتَّى سَمِعَ مِنْهُ التَّدْقِيقَ فِي وَصْفِ الْمَرْأَةِ كَمَا فِي ثَالِثِ أَحَادِيثِ الْبَابِ الَّذِي يَلِيهِ فَمَنَعَهُ حِينَئِذٍ فَدَلَّ عَلَى أَنْ لَا ذَمَّ عَلَى مَا كَانَ من أصل الْخلقَة.[2]

"گفتگو اور چال ڈھال میں مشابہت اسی مخنث کے لئے مذموم ہے جو عمداً ایسے کرتا ہو۔ اور جس شخص میں یہ خرابی پیدائشی ہو تو اسے تکلف کے ساتھ بہر صورت اسے چھوڑنے اور تدریجاً اس پر باقی نہ رہنے کی تلقین کی جائے گی۔ اگر وہ نہ مانے اور اس پر اصرار رکھے تو اس کے لئے نبی کریم ﷺ کی یہ مذمت باقی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فرد کی رضامندی کا اندازہ اس کے رویّے سے لگایا جاسکتا ہے۔ اور یہ استدلال اَلْمُتَشَبِّهِينَ کے نبوی لفظ سے بخوبی واضح ہے (جس میں اِرادہ و تکلف کا مفہوم پایا جاتا ہے)۔

اور جس پیدائشی خنثیٰ کو ملامت کرنا درست نہیں تو وہ ایسا فرد ہو گا جو علاج کے باوجود زنانہ رویہ، چال اور گفتگو میں لوچ ختم نہ کرپائے تو جتنا جتنا اس مشابہت کو روکنا ممکن ہو، چاہے بتدریج ہی، تو اس اصلاح وعلاج کو ترک کردینے والے پر بہر حال ملامت اور لعنت ہے۔ اور یہ استدلال مفسر امام طبری نے اس سے کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہیت نامی مخنث کو اس وقت تک ازواجِ مطہرات کے پاس آنے سے نہیں روکا جب تک اس کی زبانی عورتوں کے صنفی اوصاف نہ سن لئے، جیسا کہ اس باب کی تیسری حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل پیدائشی طور پر خنثیٰ ہونا قابل مذمت نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمان نبوی ﷺ مروی ہے کہ

«لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.»[3]

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے مرد پر جو عورت جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمانِ نبوی کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ

«لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ، الَّذِينَ يَتَشَبَّهُونَ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، الْمُتَشَبِّهِينَ بِالرِّجَالِ.»[4]

---

2 ابن حجر، **فتح الباری** (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ)10: 332

3 ابوداؤد سلیمان بن الاشعث، **سنن ابوداؤد** (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س۔ن)، رقم: 4098

4 احمد بن حنبل، **مسند** (مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ)، 7855

”رسول ﷺ نے مردوں کے مخنثوں پر لعنت کی جو عورتوں سے عمداً مشابہت کرتے ہیں اور عورتوں کی مُترجّلات پر لعنت فرمائی جو مردوں سے عمداً مشابہت کرتی ہیں۔“

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانِ نبوی مروی ہے کہ

«ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا: الدَّيُوثُ مِنَ الرِّجَالِ، وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الدَّيُوثُ مِنَ الرِّجَالِ؟، قَالَ: «الَّذِي لَا يُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ». قُلْنَا: فَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟، قَالَ: «الَّتِي تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ».[5]

”تین لوگ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: دیوث آدمی، مردوں سے شباہت اختیار کرنے والی عورت اور عادی شرابی۔ صحابہؓ نے کہا کہ عادی شرابی کو تو ہم سمجھتے ہیں، دیوث کسے کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: جسے کوئی پروانہ ہو کہ کون اس کے اہل خانہ کے پاس آجارہاہے۔ ہم نے کہا کہ الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ عورت جو مردوں سے مشابہت کرے۔“

سیدنا عبد اللہ ؓبن عمرو بن عاص نے اُمّ سعید کو مردوں کی طرح چلتے دیکھا تو فرمایا کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ».[6]

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو عورت ہو کر مردوں کی مشابہت کرے اور جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کرے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ

أن امرأة مرت على رسول الله ﷺ متقلدة قوسًا، فقال: «لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّساءِ بِالرِّجالِ، وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجالِ بِالنِّساءِ».[7]

---

5 البیہقی، احمد بن حسین، الحافظ، **شعب الایمان** (بیروت: داراحیاء التراث العربی، س ن)، رقم: 10310۔

6 احمد بن حنبل، **مسند**، 581:7، الرقم: 6875

7 ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الاوسط** (ریاض: مکتبۃ المعارف، ۱۹۸۵م)، 4: 212

"ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گلے میں کمان لٹکائے گزری، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کرے، اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت کرے۔"

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا»[8]

"ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی عورت دوسری عورت سے بے ستر چمٹے۔ پھر وہ اپنے خاوند سے اس طرح تصویر کشی کرے گویا وہ اُسے دیکھ رہا ہے۔"

"تشریح: رسول اللہ ﷺ کی اس ممانعت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت کا حسن و جمال بیان کرے گی تو اس کے آزمائش میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ اگر اسے دوسری عورت کا حسن پسند آ گیا تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے نکاح کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر وہ عورت پہلے سے منکوحہ ہو گی تو پھر اس شخص کے اپنی بیوی سے تعلقات خراب ہو جائیں گے اور اس کی بیوی کی، اس کے ہاں قدر و منزلت نہ رہے گی۔ اور اگر اس نے کسی عورت کی بدصورتی بیان کی تو یہ غیبت کے زمرے میں آئے گی جو شرعاً حرام ہے۔"

ان فرامین نبویہ ﷺ سے علم ہوا کہ

دوسری صنف کی مشابہت کرنے والے مرد و عورت ملعون اور رحمتِ الٰہی سے دور ہیں۔

ایسے اَفراد کی سزا یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے طریقے اور ملت سے دور قرار دیا ہے۔

عورتوں کا، مردوں کے سامنے دوسری عورت کے اوصاف بیان کرنا حرام ہے۔

جن کاموں پر احادیث نبویہ میں لعنت کی جائے یا ان پر دھمکی اور وعید دی جائے، وہ حرام ہی نہیں بلکہ گناہِ کبیرہ ہوتے ہیں۔ اس ناطے پاکستان میں Trans Gender کے اس قانون کی رو سے طبی حقائق کی بجائے اپنی مرضی کی صنف اختیار کرنے کی اجازت دینے سے صنفی مشابہت کے بے شمار مسائل پیدا ہوں گے۔ یہاں اپنی مرضی سے کوئی بھی صنف اختیار کرنا انسانی حق بتایا گیا ہے جس کا تحفظ حکومت کرے گی، حالانکہ یہ 'انسانی حق' شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہونے کے ناطے ناقابل قبول اور گناہِ کبیرہ ہے۔

پاکستان کی اسلامی حکومت کو گناہ کی روک تھام کرنی چاہیے جیسا کہ سورۃ الحج کی آیت نمبر: 41 میں برائیوں سے روکنا مسلم حاکم کا فریضہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان نے اس حوالے سے اپنے 328 ویں اجلاس میں قرار دیا کہ

8 البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 5240۔

"نکتہ 1: ایکٹ میں دفعہ 2(2) 'صنفی اظہار' اور دفعہ 2(ایف) 'صنفی شناخت'، اسی طرح باب دوم: 'خواجہ سراؤں کی شناخت کو تسلیم کرنا' شریعت کی روح اور شرعی اصول وضوابط کے خلاف ہیں۔ کیونکہ ان دفعات میں خواجہ سرا کو پیدائشی جنس کے برعکس اپنی مرضی کے مطابق صنفی شناخت تسلیم کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں اسی بنیاد پر وہ دفعات جن میں صنفی اظہار اور صنفی شناخت کا ذکر آتا ہے، بھی قابل اعتراض ٹھہرتی ہیں۔

نکتہ 4ب: "شریعت اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی شخص اپنی پیدائشی جنس کے برعکس صنفی میلانات اور احساسات کی بنیاد پر کسی جنس کو اختیار کرے۔ احادیثِ مبارکہ میں پیدائشی جنس کے مخالف جنس کا لباس پہننے یا مشابہت اختیار کرنے پر لعنت وارد ہوئی ہے اور یہ عمل گناہِ کبیرہ ہے۔"[9]

صنفی مشابہت سے مراد ایسی طرزِ گفتگو، لباس، چال اور اَطوار وعادات ہیں جو معاشرے میں کسی ایک صنف کی پہچان سمجھے جائیں۔ ان میں بعض اُمور کی صریح ممانعت بھی آئی ہے، جیسے مردوں کے لئے سونا اور ریشم پہننا وغیرہ اور بعض عمومی صنفی مشابہت کی وجہ سے حرام ہیں۔ جسمانی حقیقت کے برخلاف محض ذاتی احساس کی بنا پر صنفی مشابہت کو پاکستانی قانون میں حق قرار دینے سے صنفی مسائل حل ہونے کے بجائے بڑھتے چلے جائیں گے اور صنفی مشابہت کرنے والے آہستہ آہستہ صنفِ غیر میں شامل ہو کر انہی کا حصہ بنتے جائیں گے۔

اس صنفی اختلاط کے ساتھ دونوں صنفوں کی شرعی اُصولوں پر قائم معاشرت میں بے شمار مسائل پیدا ہوں گے۔ حالیہ قانون میں مرضی کی بنا پر صنفی اندراج کے حق نے خرابی کے اسی سلسلہ کا آغاز کیا ہے۔ جس کے تحت ہر فرد، اپنی مرضی کے مطابق اندراج کرا کے، صنفِ غیر کے رہن سہن مثلاً ٹرانسپورٹ، تہوار، ملازمت اور سیاسی و تعلیمی حقوق حاصل کر سکتا ہے۔ بعض مرد، خواتین کی مشابہت کرنے والے مردوں سے صنفی تعلقات کا شکار بھی ہو سکتے ہیں، یہی صورتحال خواتین کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور قرآنِ مجید میں ہم جنسی کے تعلقات کو عملِ قومِ لوط اور سحاق ہونے کے ناطے بڑی بے حیائی اور سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے پاکستانی عوام اور باشعور طبقات اس قانون کو فحاشی اور بے حیائی کا باضابطہ آغاز سمجھ کر اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

صنفی مشابہت کرنے والے افراد کی سزا

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ المُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ» قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلاَنًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلاَنًا. 10

9 کونسل کی سفارشات: اجلاس نمبر 328، مورخہ 18، 19 مئی 2022ء، نمبر: ایف 3/(1)/202- آر، سی آئی آئی/73

10 البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 5886

"نبی ﷺ نے مخنث مردوں پر اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کرتی ہیں نیز آپ نے فرمایا: "اُنہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔" حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر ؓ نے فلاں مخنث (ہیجڑے) کو نکالا تھا۔"

اس حدیث کی شرح میں مولانا مفتی عبد الستار الحماد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فسادی مزاج کے افراد کو گھروں سے نکال دینا چاہیے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ جس سے بھی لوگوں کو تکلیف ہو یا معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوا سے وہاں سے نکال دینا مشروع ہے یہاں تک کہ وہ باز آجائے۔ (فتح الباری:10/411)"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:«مَا بَالُ هَذَا؟»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ. فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ». قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَالنَّقِيعُ: نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ، وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ.[11]

"نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مخنث لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا: "اسے کیا ہے؟" بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے مقام نَقیع کی طرف نکال باہر کر دیا گیا۔ صحابہ ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" ابو اسامہ کہتے ہیں کہ نقیع (نون کے ساتھ) مدینہ سے ایک جانب ایک جگہ کا نام ہے جو بَقیع سے الگ ہے۔"

اس حدیث کی شرح میں مولانا عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں کہ

"عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا اس قابل نہیں کہ مدینہ منورہ کے اندر رہ سکے۔"

یاد رہے مردوں کے لئے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا عورتوں سے مشابہت کی بنا پر حرام ہے۔ تاہم علاج کے لئے لگائی جاسکتی ہے۔ جبکہ داڑھی میں مہندی لگانا سنت ہے۔[12]

---

11 ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم:4928

12 فتاوی الدین الخالص از مولانا امین اللہ پشاوری:1/403

حدیثِ مبارکہ میں مخنث کے نماز پڑھنے کی بات کی گئی ہے، اور دورِ نبوی میں ایسے افراد کی کسی علیحدہ صف کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا جو بعد کے زمانوں میں مسلم معاشرے میں رواج پا گیا۔ پیچھے سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوٰی میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔(صفحہ نمبر35)

مذکورہ احادیث میں مخنّث کا لفظ ان خنثیٰ مردوں پر بولا گیا ہے جو عورتوں سے ارادی مشابہت کریں، اسے اُردو میں زنانہ کہتے ہیں۔ اور مُتَرَجِّلَة سے ایسی عورت مراد ہے جو مردانہ شباہت اختیار کرے۔ گویا مخنث اور مُتَرَجِّلَة ایسے مرد اور عورت ہیں جن کی فطری خلقت میں خلل یا اشتراک تو نہ ہو، اس کے باوجود وہ دوسری صنف کی شوقیہ مشابہت اختیار کرتے ہوں۔ یا اپنی حقیقی صنف کے برخلاف صنفِ غیر سے مشابہت ختم کرنے کی شعوری کوشش نہ کرتے ہوں۔

آپ ﷺ نے مخنث کی جمع، مخنثین مذکر سالم اور مُتَرَجِّلَة کی جمع مُتَرَجِّلَاتِ مؤنث سالم استعمال فرمائی۔ مسند احمد کی مذکورہ روایت نمبر 7855 میں «مُخَنَّثِي الرِّجَالِ، الَّذِينَ يَتَشَبَّهُونَ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، الْمُتَشَبِّهِينَ بِالرِّجَالِ» کے دونوں الفاظ اکٹھے بھی آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مخنث کی بھی صنف کا تعین کیا جائے گا، اور ان کے احکام مستقل تیسری صنف کی بجائے، مرد وزن کے ساتھ ہی ملحق ہوں گے۔

ان احادیث میں مُخنّث کا اطلاق پیدائشی صنفی خلل کے علاوہ 'ارادی صنفی مشابہت کرنے والے افراد' پر بھی بولا گیا ہے، چاہے وہ مرد ہوں یا مؤنث۔ صنفی مشابہت کا جو بھی ارتکاب کرے، اس کی سزا میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے صحیح بخاری میں جلاوطنی کی سزا کا تذکرہ کرتے ہوئے باب نَفْيِ أَهْلِ المَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ (گناہ گار اور ارادی مشابہت کرنے والے افراد کی جلاوطنی کا باب) کے عنوان کے تحت اُنہیں فاسق افراد قرار دے کر سب کا مشترکہ حکم بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے تحت صرف صنفی خلل والے افراد ہی نہیں بلکہ عام افراد کو ملنے والی سزائیں پیش کی گئی ہے۔

اس باب کی تشریح میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انجشہ کو مدینہ سے جلاوطن[13] کر دیا تھا (معجم طبرانی)۔ جو خوش الحانی سے حدی خوانی کرتا اور عورتوں کے اونٹ چلایا کرتا۔ جبکہ سیدنا عمرؓ فاروق نے بھی کئی لوگوں کو فتنہ وفساد کے خوف سے جلاوطن کیا:

> سَمِعَ عُمَرُ قَوْمًا يَقُولُونَ أَبُو ذُؤَيْبٍ أَحْسَنُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَنْتَ لَعَمْرِي فَاخْرُجْ عَنِ الْمَدِينَة فَقَالَ إِنْ كُنْتَ تُخْرِجُنِي فَإِلَى الْبَصْرَةِ حَيْثُ أَخْرَجْتَ يَا عُمَرُ نَصْرَ بْنَ حَجَّاجٍ وَذَكَرَ قِصَّةَ نَصْرِ بْنِ حَجَّاجٍ وَهِيَ مَشْهُورَةٌ وَسَاقَ قِصَّةَ جَعْدَةَ السُّلَمِيِّ وَأَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ مَعَ النِّسَاءِ إِلَى الْبَقِيعِ وَيَتَحَدَّثُ إِلَيْهِنَّ حَتَّى كَتَبَ بَعْضُ الْغُزَاةِ إِلَى عُمَرَ يَشْكُو ذَلِكَ فَأَخْرَجَهُ.[14]

---

13 ابن حجر، فتح الباری، 1 : 300

14 ابن حجر، فتح الباری، 12 : 160

"سیدنا عمرؓ نے سنا کہ ابو ذؤیب مدینہ طیبہ کے خوبصورت ترین انسان ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا کر [فتنہ کے ڈر سے] مدینے سے چلے جانے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہاں سے نکالنا ضروری ہے تو مجھے بصرہ بھیج دیں جہاں آپ نے نصر بن حجاج کو بھیجا تھا۔ پھر نصر بن حجاج کا قصہ ذکر کیا جو مشہور ہے۔ پھر جعدہ سلمی کے متعلق بعض مجاہدین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ وہ عورتوں کے ساتھ بقیع کی طرف جاتا ہے اور ان سے محوِ گفتگو رہتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بھی مدینے سے نکال دیا تھا۔"

معلوم ہوا کہ صنفی مشابہت یا صنفی اختلاط اور خواتین کے ناجائز تذکرے وغیرہ کی سزا دیتے ہوئے خضاب لگانے والے مخنث شخص، انجشہ اور ہیت کو نبی ﷺ نے جلاوطن کیا جن کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے جبکہ سیدنا عمر فاروقؓ نے ابوذویب، نصر بن حجاج اور جعدہ سلمی کو مدینہ طیبہ سے نکال کر دیگر مقامات کی طرف بھیج دیا۔

اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ! يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ.» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: الْمُخَنَّثُ هِيتٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ.[15]

"میرے ہاں نبی ﷺ تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث (ہیجڑا) بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سنا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن اُمیّہ سے کہہ رہا تھا: اے عبد اللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ تمہیں طائف میں فتح عطا کرے تو غیلان کی بیٹی پر قبضہ کر لینا کیونکہ جب وہ آتی ہے تو اس کے آگے چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: "آئندہ یہ لوگ (مخنث) تمہارے گھروں میں نہ آیا کریں۔"

ابن عیینہ نے ابن جریج کے حوالے سے بیان کیا کہ اس مخنث کا نام 'ہیت' تھا۔ ایک روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ اس وقت طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔"

اس حدیث کی تشریح میں مولانا عبد الستار الحماد حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

15 البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:4324

"حضرت عبد اللہ بن اُمیہ، حضرت اُمّ سلمہؓ کے بھائی تھے اور فتح مکہ کے وقت حضرت ابو سفیان بن حارثؓ کے ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ یہ مخنث انھی کا آزاد کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بے ضرر خیال کر کے گھر میں آنے جانے کی اجازت دے رکھی تھی۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حضرت عبد اللہ بن اُمیہؓ کو بادیہ بنتِ غیلان بن سلمہ کے اوصاف بتائے اور اس کے موٹاپے کو مخصوص انداز میں بیان کیا تو پتہ چلا کہ یہ لوگ بھی عورتوں کے معاملے میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر آنے جانے پر پابندی لگا دی بلکہ مدینہ طیبہ آنے کے بعد اسے مدینے سے نکال دیا۔"

عربوں کے ہاں موٹی عورت پسندیدہ ہے۔ بادیہ بنتِ غیلان بھی فربہ اور خوب موٹی تازی تھی۔ ہیت مخنث نے اس کے موٹاپے کو جس انداز سے بیان کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواتین کی طرف رغبت رکھتا اور اس کو پرکشش انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کیا کرتا تھا۔ پھر صحیح بخاری کی روایات نمبر 5235 اور 5887 میں ہے کہ ہیت نے کہا تھا کہ کل طائف فتح ہونے پر میں أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُنَّ "یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔"

یہی روایت سنن ابو داود: 4929 میں ان الفاظ سے ہے کہ

« أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ » "ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔"

سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 1902، 2614 میں بھی سیدہ اُمّ سلمہؓ کی یہی روایت ملتے جلتے الفاظ سے ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث 5887 پر یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ البُيُوتِ.

یعنی "زنانوں کو جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرتے ہیں، گھر سے نکال دینا۔"

حدیث نمبر 5235 پر امام بخاری نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

کہ عورتوں سے مشابہت رکھنے والے مرد، عورتوں کے پاس نہ آئیں۔

صحیح مسلم میں اسی واقعہ کو سیدہ عائشہ کی زبانی روایت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ

"مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے روکنا۔"

حدیث بخاری کی تشریح میں مولانا مفتی عبد الستاد الحماد حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ

" حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ان لوگوں سے بھی عورتوں کو پردہ کرنا چاہیے جو عورتوں کے حسن و قبح (خوبصورتی اور بدصورتی) کو پہچانتے ہوں، اگرچہ وہ زنانے اور ہیجڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ (فتح الباری: 9/ 417) رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے تمام ہیجڑوں کو مدینہ طیبہ سے نکال دیا تھا تاکہ یہ مدینے کی فضا خراب نہ کریں۔"

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیت کو مدینہ منورہ سے نکالنے کی وجہ اس کا پیدائشی خنثیٰ ہونا نہیں بلکہ مرد ہونے کے باوجود صنفی ابہام کا تاثر دینا، اور اس سے فائدہ اٹھا کر خواتین کے پاس آنا جانا ہے، جیسا کہ اس واقعہ کو روایت کرنے والے امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے اپنے مذکورہ بالا عناوین کے ذریعے اس فعل کو خواتین کی مشابہت قرار دیا ہے۔ پھر عورتوں کے جنسی معاملات میں دلچسپی لے کر انہیں مردوں میں بیان کرنا ہے جو گناہ ہے۔ یہ خرابیاں اگر عام مردوں اور عورتوں میں بھی پائی جائیں تو ان کے ساتھ بھی تادیباً ایسا سلوک کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اوپر احادیث میں گزرا ہے اور محدثین نے اپنے ابواب اور شارحین حدیث نے اپنی تشریحات میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ایسے رویّے کی بنا پر مرد وزن میں اختلاط اور بے راہ روی کے امکانات پیدا ہوتے ہیں، اس بنا پر ایسے عام مرد وعورت اور فطری خنثیٰ کو ہر دو صنف سے دور رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ امام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (م728ھ) لکھتے ہیں کہ

وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا ثَلَاثَةً: - بَهْمٌ وَهِيتُ وَمَاتِعٌ - عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُونُوا يُرْمَوْنَ بِالْفَاحِشَةِ الْكُبْرَى إنَّمَا كَانَ تَخْنِيثُهُمْ وَتَأْنِيثُهُمْ لِينًا فِي الْقَوْلِ وَخِضَابًا فِي الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلِ كَخِضَابِ النِّسَاءِ وَلَعِبًا كَلَعِبِهِنَّ. فَإِذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ مِثْلِ هَؤُلَاءِ مِنْ الْبُيُوتِ فَمَعْلُومٌ أَنَّ الَّذِي يُمَكِّنُ الرِّجَالَ مِنْ نَفْسِهِ وَالِاسْتِمْتَاعِ بِهِ وَبِمَا يُشَاهِدُونَهُ مِنْ مَحَاسِنِهِ وَفِعْلِ الْفَاحِشَةِ الْكُبْرَى بِهِ شَرٌّ مِنْ هَؤُلَاءِ وَهُوَ أَحَقُّ بِالنَّفْيِ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ وَإِخْرَاجِهِ عَنْهُمْ؛ فَإِنَّ الْمُخَنَّثَ فِيهِ إفْسَادٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ؛ لِأَنَّهُ إذَا تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ فَقَدْ تُعَاشِرُهُ النِّسَاءُ وَيَتَعَلَّمْنَ مِنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ فَيُفْسِدُهُنَّ وَلِأَنَّ الرِّجَالَ إذَا مَالُوا إلَيْهِ فَقَدْ يُعْرِضُونَ عَنْ النِّسَاءِ؛ وَلِأَنَّ الْمَرْأَةَ إذَا رَأَتْ الرَّجُلَ يَتَخَنَّثُ فَقَدْ تَتَرَجَّلُ هِيَ وَتَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ فَتُعَاشِرُ الصِّنْفَيْنِ وَقَدْ تَخْتَارُ هِيَ مُجَامَعَةَ النِّسَاءِ كَمَا يَخْتَارُ هُوَ مُجَامَعَةَ الرِّجَالِ. وَأَمَّا إفْسَادُهُ لِلرِّجَالِ فَهُوَ أَنْ يُمَكِّنَهُمْ مِنْ الْفِعْلِ بِهِ - كَمَا يَفْعَلُ بِالنِّسَاءِ - بِمُشَاهَدَتِهِ وَمُبَاشَرَتِهِ وَعِشْقِهِ فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ وَسَافَرَ إلَى بَلَدٍ آخَرَ سَاكِنٍ فِيهِ النَّاسُ وَوَجَدَ هُنَاكَ مَنْ يَفْعَلُ بِهِ الْفَاحِشَةَ فَهُنَا يَكُونُ نَفْيُهُ بِحَبْسِهِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ لَيْسَ مَعَهُ فِيهِ غَيْرُهُ وَإِنْ خِيفَ خُرُوجُهُ فَإِنَّهُ يُقَيَّدُ إذْ هَذَا هُوَ مَعْنَى نَفْيِهِ وَإِخْرَاجِهِ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ.[16]

"بعض نے کہا ہے کہ دورِ نبوی میں تین مخنث تھے: بہم، ہیت اور ماتع۔ یہ بڑی بے حیائی نہ کیا کرتے، اور ان کی عورتوں سے مشابہت گفتگو میں لوچ اور ہاتھ پاؤں میں عورتوں کی طرح مہندی لگانا وغیرہ تھی،

16 مجموع فتاوی ابن تیمیہ (مدینہ طیبہ: مجمع ملک فہد، 1416ھ)، 15: 309

انہی جیسی کھیل کھیلتے۔ (آپ نے ایسے ہی ایک مخنث کو مدینہ سے 20 میل دور نَقیع کی طرف جلاوطن کر دیا)۔ جب نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کو گھروں سے نکالنے کا حکم دیا ہے تو ظاہر بات ہے کہ جو شخص مردوں کو اپنے پاس آنے، اپنے سے فائدہ اُٹھانے اور اپنی خوبیوں کو دیکھنے حتی کہ بدکاری کر لینے کا موقع دے، تو وہ ان سے زیادہ برا ہوا اور وہ زیادہ حق دار ہے کہ اسے مسلمانوں کے درمیان سے نکال باہر کیا جائے۔

(جلاوطن کرنے کی وجہ یہ ہے کہ) ایسے مخنث کے ساتھ رہنے میں مرد و خواتین دونوں کی خرابی ہے۔ کیونکہ مرد ہونے کے باوجود جب وہ عورتوں سے مشابہت کرے گا تو عورتیں اس کے ساتھ رہیں گی اور اس سے سیکھیں گی تو اس کے مرد ہونے کی وجہ سے وہ اُنہیں خراب کرے گا۔ اور جب مرد اس کی طرف مائل ہوں گے تو عورتوں کو نظر انداز کریں گے۔ اور جب عام عورت کسی مرد کو زنانہ کام کرتا پائے گی، تو وہ بھی مردانہ طریقے اختیار کر کے مردوں سے مشابہت کرے گی، پھر وہ دونوں صنفوں کے ساتھ گزر بسر کرے گی۔ امکان ہے کہ وہ عورت بھی عورتوں سے بدکاری کرنے لگے جیسے مرد مردوں سے بدکاری کرتے ہیں۔ مخنث کا مردوں کو خراب کرنا یہ ہوا کہ وہ ان کو ویسا کرنے دے گا، جیسے مرد عورتوں سے کرتے ہیں، یعنی اس کو دیکھنا، اس سے عشق کر کے اس سے مباشرت کرنا وغیرہ۔

چنانچہ اسے لوگوں سے نکال کر دوسرے آباد علاقے میں بھیجا جائے اور وہاں بھی اس سے لوگ بدکاری کریں، تو بہتر ہے کہ ایسے افراد کو ایسی ویران جگہ بھیج دیا جائے جہاں ان کے سوا کوئی اور نہ ہو۔ اگر ان کی اطاعت شکنی کا اندیشہ ہو تو ایسے لوگوں کو قید کیا جا سکتا ہے جس سے جلاوطن کرنے اور لوگوں سے نکالنے کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

احادیث میں ایسے لوگوں کی سزا کے مکرر الفاظ، محدثین کے ابواب اور شارحین وفقہا کے اقوال سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ صنفی مشابہت کرنے والے افراد چاہے مرد یا عورت ہوں، یا خنثی، صرف گناہ گار ہی نہیں بلکہ مجرم بھی ہیں اور جب ان کی سزا رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تو یہ سزا التعزیر ہی نہیں بلکہ ایک شرعی حد ہے جو اس علاقے سے اخراج ہے۔ اگر اخراج سے مسائل حل نہ ہوں تو مجبوراً سزائے قید ہے۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مخنث کی سزا کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمُخَنَّثِينَ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ لَا مَنْ يُؤْتَى فَإِنَّ ذَلِكَ حَدُّهُ الرَّجْمُ وَمَنْ وَجَبَ رَجْمُهُ لَا يُنْفَى وَتُعُقِّبَ بِأَنَّ حَدَّهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ وَالْأَكْثَرُ أَنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الزَّانِي فَإِنْ ثَبَتَ عَلَيْهِ جُلِدَ وَنُفِيَ لِأَنَّهُ لَا يُتَصَوَّرُ فِيهِ الْإِحْصَانُ وَإِنْ كَانَ يَتَشَبَّهُ فَقَطْ نُفِيَ فَقَطْ... وَأَنَّ

هَذَا الْحَدِيثَ الصَّحِيحَ لَمْ يَأْتِ فِيهِ إِلَّا النَّفْيُ ... لِأَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ أَخْرَجَهُمُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتَى.[17]

”مخنث سے مراد عورتوں سے ارادۃً مشابہت کرنے والا ہے، نہ کہ وہ شخص جس سے گناہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کی سزا تو رجم (سنگساری) ہے، اور جس پر رجم کی سزا لاگو ہوتی ہو، اس کو جلاوطن کی بجائے سنگسار ہی کیا جائے گا، کیونکہ اس کی سزا مختلف ہے۔ اکثر علما کا موقف ہے کہ خنثیٰ کی سزا کنوارے زانی والی ہے، کیونکہ اگر اس پر زنا ثابت ہو گیا تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور اس کو جلاوطن کیا جائے اور اس کے شادی شدہ ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ مخنث صرف صنفی مشابہت کرے تو اسے جلاوطن کیا جائے کیونکہ صحیح حدیث میں صرف جلاوطنی ہی آئی ہے۔ اور جن کو رسول اللہ ﷺ نے جلاوطن کیا تھا، ان میں سے کسی سے بدکاری کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔“

ہیت نامی مخنث کا جرم کیا تھا؟

صحیح مسلم میں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہؓ کی زبانی اسی واقعہ کی مزید تفصیلات مروی ہیں کہ

كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا، لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ». قَالَتْ: فَحَجَبُوهُ.[18]

”رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اسے جنسی معاملات سے بے بہرہ سمجھا کرتی تھیں۔ فریا: "ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور وہ آپ کی ایک اہلیہ کے ہاں بیٹھا ہوا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ کہنے لگا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں کے ساتھ آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیرتی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فریا: کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ جو کچھ یہاں ہے، اسے سب پتہ ہے۔ یہ لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔" تو انھوں (امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نے اس سے پردہ کر لیا۔“

---

17 ابن حجر، **فتح الباری**، 12 : 160

18 مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، الرقم: 5691

اس حدیث میں ازواج مطہرات کے نام کے بجائے وَهُوَ عِنْدَ بَعْض نِسَائِهِ کہا گیا ہے، جبکہ صحیح مسلم میں اس سے پچھلی روایت اور صحیح بخاری کی سابقہ روایات میں سیدہ امّ سلمہ کے نام سے مفصل روایات گزر چکی ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ ایک واقعہ دو ازواجِ مطہرات سے مروی ہے۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

وَأَمَّا دُخُولُ هَذَا الْمُخَنَّثِ أَوَّلًا عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَدْ بَيَّنَ سَبَبَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثُ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَعْتَقِدُونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ وَأَنَّهُ مُبَاحٌ دُخُولُهُ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُ هَذَا الْكَلَامَ عَلِمَ أَنَّهُ مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ فَمَنَعَهُ ﷺ الدُّخُولَ فَفِيهِ مَنْعُ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ وَمَنْعُهُنَّ مِنَ الظُّهُورِ عَلَيْهِ وَبَيَانُ أَنَّ لَهُ حُكْمَ الرِّجَالِ الْفُحُولِ الرَّاغِبِينَ فِي النِّسَاءِ فِي هَذَا الْمَعْنَى وَكَذَا حُكْمُ الْخَصِيِّ وَالْمَجْبُوبِ ذَكَرُهُ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ[19]

"اس حدیث میں اس سبب کی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ مخنث، پہلے اُمہات المؤمنین کے پاس اس لئے آجایا کرتا تھا کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اسے جنسی / صنفی معاملات میں کوئی رغبت نہیں ہے، چنانچہ اس کا اُمّہات المؤمنین کے پاس آنا جائز سمجھا گیا۔ لیکن جب نبی کریم ﷺ نے اس کی یہ بات سنی تو آپ کو پتہ چلا کہ وہ صنفی معاملات میں رغبت و میلان رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اِسے خواتین کے پاس آنے سے روک دیا۔ اس حدیث میں مخنث کے عورتوں کے پاس آنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے۔ اور عورتوں کو بھی اس کے سامنے نہیں آنا چاہیے۔ اور اس میں وضاحت ہے کہ (جنسی معاملات میں رغبت رکھنے والے) مخنث کا حکم عام مردوں والا ہی ہے۔ یہی مسئلہ خصی اور اس شخص کا بھی ہے جس کا ذکر کٹا ہوا ہو۔"

یعنی صنفی اختلاط سے ممانعت کے احکام صرف جنسی فعل انجام دے سکنے والوں کے لئے ہی نہیں بلکہ صنفی شعور رکھنے والے خصی او رمقطوع الذکر افراد کے لئے بھی ہیں۔ صنفی اختلاط کی ممانعت کی اصل وجہ جنسی فعل یا اعضا نہیں بلکہ صنفی شعور ہے جو چھوٹے بچوں میں نہیں ہوتا۔

ہیت کو مدینہ سے نکالنے کے نبوی حکم کی علمائے کرام کے نزدیک تین توجیہات ہو سکتی ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَإِخْرَاجُهُ وَنَفْيُهُ كَانَ لِثَلَاثَةِ مَعَانٍ. أَحَدُهَا: الْمَعْنَى الْمَذْكُورُ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَظُنُّ أَنَّهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ، وَكَانَ مِنْهُمْ وَيَتَكَتَّمُ بِذَلِكَ. وَالثَّانِي: وَصْفُهُ النِّسَاءَ وَمَحَاسِنَهُنَّ وَعَوْرَاتِهِنَّ بِحَضْرَةِ الرِّجَالِ وَقَدْ نُهِيَ أَنْ تصف المرأة المرأة لزوجها فَكَيْفَ إِذَا وَصَفَهَا الرَّجُلُ لِلرِّجَالِ. وَالثَّالِثُ: أَنَّهُ ظَهَرَ لَهُ مِنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطَّلِعُ مِنَ النِّسَاءِ

19 النووی، یحیی بن شرف، **المنہاج**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1392ھ)، رقم: 2181

وَأَجْسَامِهِنَّ وَعَوْرَاتِهِنَّ عَلَى مَا لَا يَطَّلِعُ عليه كثير من النساء فكيف الرجال لاسيما عَلَى مَا جَاءَ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ وصفها حتى وصف مابين رجليها أى فرجها[20] وحواليه، والله أعلم قوله.[21]

”علمائے کرام کہتے ہیں کہ ہیت کو نکالنے اور جلاوطن کرنے کے تین مفہوم ہوسکتے ہیں۔ پہلا مفہوم تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں گمان کرتے تھے کہ وہ عورتوں کی طرف میلان نہیں رکھتا، حالانکہ وہ رغبت رکھنے والوں میں سے تھا، لیکن وہ اس بات کو چھپایا کرتا۔ دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ مردوں کی موجودگی میں اس نے عورتوں کے اوصاف پیش کئے، حالانکہ عورتوں کو بھی اس سے روکا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی خوبی بیان کرے، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی مرد، دوسرے مردوں کو عورتوں کے اوصاف بتاتا رہے۔ تیسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس کے بارے میں یہ پتہ چل گیا کہ وہ عورتوں کے جسم اور ان پوشیدہ اوصاف اور شرمگاہوں سے بھی باخبر ہے جن سے اکثر عورتیں بھی آگاہ نہیں تھیں کجا یہ کہ مردوں کو اس کا علم ہو، جیسا کہ صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب میں آتا ہے کہ اس نے دونوں ٹانگوں کے درمیان شرمگاہ اور اس کے ارد گرد چیزوں کی تفصیلات بھی بتائیں۔“

الغرض ہیت کا جرم، اپنے صنفی میلان کو چھپا کر صنفِ غیر میں گھسنا تھا اور
عورتوں کے صنفی تذکرے مردوں کے سامنے کرکے ان کو آمادہ کرنا تھا۔
عام مردوزن سے بڑھ کر بعض عورتوں کے نسوانی اوصاف سے واقفیت ہے۔

گویا کسی مرد یا عورت کا دوسری صنف کی شباہت کرنا بھی جرم ہے، جیسا کہ سابقہ احادیث میں گزرا، دوسری صنف کے سامنے صنف غیر کا تذکرہ بھی جرم ہے اور اپنی صنفی شناخت کو چھپا کر اختلاط کی راہ ہموار کرنا بھی جرم ہے۔

سنن ابوداود کی شرح میں صاحبِ عون المعبود مولانا شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں کہ

وَقَدْ يَكُونُ خِلْقَةً وَقَدْ يَكُونُ تَصَنُّعًا مِنَ الْفَسَقَةِ وَمَنْ كَانَ ذَلِكَ فِيهِ خِلْقَةً فَالْغَالِبُ مِنْ حَالِهِ أَنَّهُ لَا إِرْبَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَلِذَلِكَ كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَعْدُدْنَ هَذَا الْمُخَنَّثَ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ وَكُنَّ لَا يَحْجُبْنَهُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ مِنْهُ مَا ظَهَرَ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ.[22]

---

20 موطا امام مالک کی شرح میں ہیت کے اس جنسی مکالمہ کی مزید وضاحت بھی موجود ہے جو نبی کریم ﷺ نے سن لئے تھے۔ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ مَعَ ثَغْرٍ كَالْأُقْحُوَانِ إِنْ قَعَدَتْ ثَبَتَتْ، وَإِنْ تَكَلَّمَتْ تَغَنَّتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا كَالْإِنَاءِ الْمَكْفُوفِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ غَلْغَلْتَ النَّظَرَ إِلَيْهَا يَا عَدُوَّ اللهِ (المنتقى شرح الموطا: 6/183)

21 النووی، یحیی بن شرف، **المنهاج**، 14: 164

"مخنث کبھی پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی مرضی سے ارتکابِ گناہ کرتے ہوئے۔ پیدائشی خنثیٰ ہو تو غالب طور پر اس کو عورتوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ اسی لئے نبی کریم کی ازواج مطہرات ہیت نامی مخنث کو غیر حاجت مند سمجھ کر اس سے پردہ نہ کیا کرتیں۔ تا آنکہ اس سے بادیہ کے بارے میں وہ بات سامنے آگئی جس سے اس کا صنفی میلان واضح ہو گیا۔"

الغرض جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی جنسی خواہش کے بارے میں لاعلم رہے، تب تک وہ اسے 'دلچسپی نہ رکھنے والے بچوں' کے ساتھ حکم میں شامل سمجھتے رہے، لیکن جب نبی کریم ﷺ نے خود نسوانی کیفیات میں اس کی دلچسپی سن لی، تو آپ نے اس کو بچوں کی بجائے مردوں کے حکم میں شامل کر دیا، کیونکہ وہ اپنے اس صنفی شعور کو لوگوں میں چھپاتا تھا۔ اس سے تو اس کی صنفی دلچسپی ظاہر ہو گئی۔ پھر جب اس خنثیٰ مرد نے عورتوں کی پوشیدہ بات ایک دوسرے مرد کو بتائی تو اس جرم کی بنا پر اس کو جلاوطن کر دیا۔

ان نسوانی اوصاف کے بیان سے اس کے صنفی میلان نہ رکھنے کا ابہام ختم ہوا اور عورتوں کی طرف رغبت رکھنے کے باوجود، لوگوں میں غیر حاجت مند ہونے کا تاثر دینا بھی درست نہیں، اس سے اس کا شرعی صنفی حکم واضح ہو گیا، پھر نسوانی اوصاف کو بیان کر دینا ایک جرم قرار پایا اور دونوں صنفوں میں اختلاط واشتراک کو روکنے کے لئے اس کو جلاوطن کر دیا گیا۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ابن التین نے کہا:

وَإِنَّمَا أَمَرَ بِإِخْرَاجِ مَنْ تَعَاطَى ذَلِكَ مِنَ الْبُيُوتِ كَمَا فِي الْبَابِ الَّذِي يَلِيهِ لِئَلَّا يُفْضِيَ الْأَمْرُ بِالتَّشَبُّهِ إِلَى تَعَاطِي ذَلِكَ الْأَمْرِ الْمُنْكَرِ.[23]

" نبی کریم ﷺ نے ایسے افراد کو نکالنے کا حکم دیا جو گھروں کی باتیں پھیلایا کرتے تاکہ صنفی مشابہت کی باتیں پھیلنے کی وجہ سے دیگر منکرات فروغ نہ پائیں۔"

مذکورہ حدیث کی شرح میں شارح مسلم مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"حضور اکرم ﷺ ھِیت نامی مخنث کے بارے میں یہ خیال کرتے تھے کہ وہ عورتوں میں دلچسپی نہیں رکھتا، نہ ان کا خواہش مند ہے، اس لیے اس کو اپنے گھروں میں آنے سے نہیں روکتے تھے، لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ یہ عورتوں سے دلچسپی رکھتا ہے، ان کے محاسن اور خوبیوں پر اس کی نظر ہے اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرتا ہے تو اس کا داخلہ بند کر دیا، بلکہ اس کو مدینہ سے نکلوا دیا اور ایک غیر آباد جگہ بھیج دیا، اس لیے ایسے ہیجڑوں کو گھروں میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔"

سابقہ احادیث میں دو مختلف جرائم کی سزائیں بیان ہوئی ہیں:

صنفی مشابہت کرنے والا ہر شخص چاہے مرد ہو، عورت ہو یا صنفی خلل کا شکار فرد۔ جب وہ صنفی مشابہت کا ارتکاب کرے تو ان کی

---

22 عون المعبود شرح سنن أبي داؤد مع حاشیہ ابن قیم: 11/112

23 ابن حجر، **فتح الباری**، 10 : 333

سزا جلاوطنی ہے، جیسا کہ خضاب لگانے والا مخنث فرد
اور ایسے افراد جو صنفی شناخت میں ابہام کا فائدہ اٹھا کر صنفی اختلاط کا راستہ ہموار کریں اور صنفِ غیر میں دوسروں کی خبریں پھیلائیں۔ جیسے ہیت وغیرہ
ان دونوں کو لعنتی قرار دے کر جلاوطن کیا گیا جیسا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے صنفی ابہام سے فائدہ اٹھا کر عورتوں میں گھسنے کو بھی صنفی مشابہت ہی قرار دیا ہے، جو احادیثِ ہیت پر ان کی عنوان سے ظاہر ہے۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سابقہ قول میں خضاب لگانے والے مخنث کو ہی ہیت قرار دیا ہے۔

مدینہ میں صنفی مسائل کے شکار دیگر افراد

سیدہ عائشہ کی آخری روایت سنن ابو داؤد میں نمبر 4107، 4109 اور 4110 کے تحت مروی ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ ہیت کو بَیداء (صحرا) میں جلاوطن کر دیا گیا۔ امام اَوزاعی بیان کرتے ہیں کہ

> فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ إِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ! فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّتَيْنِ، فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ.[24]
>
> ”کہا گیا: اے اللہ کے رسول! (اگر اسے آزادانہ میل جول سے روک دیا گیا تو) یہ بھوک سے مر جائے گا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دی کہ ہر ہفتے دو بار آ جایا کرے، لوگوں سے سوال کرے اور لوٹ جایا کرے۔“

اس حدیث کی شرح میں شارح سنن ابو داود مولانا عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں کہ
”اگر کسی آدمی کی باقاعدہ کفالت کا اہتمام نہ ہو۔ تو اسے مانگ کر گزارہ کرنے کی اجازت ہے، مگر فحاشی پھیلانے کی نہیں۔“
حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ

> وقال أبو عبيد البكري في شرح أمالي القالي: كان بالمدينة ثلاثة من المخنثين يدخلون النساء فلا يحجبون: هيت وهدم وماتع.[25]
>
> ”ابو عبید بکری شرح امالی القالی میں کہتے ہیں کہ مدینہ میں تین مخنث تھے، اور وہ عورتوں کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورتیں ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔ وہ تین یہ ہیں: ہیت، ہدم اور ماتع“

امام نووی کہتے ہیں کہ اس مخنث کا نام ہِیْتٌ زیادہ مشہور ہے۔ ابن دُرُستَوَیہ نے اس کا نام ہَنْبٌ بتایا جس کا مطلب ’احمق‘ ہے۔ بعض

---

24 ابو داؤد، **سنن ابو داؤد**، رقم: 4110

25 ابن حجر، احمد بن علی، **الإصابہ** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1994)، 6: 442

نے اس کا نام ماتع کہا ہے۔ سیرت نگار واقدی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہیت اور ماتع کو ایک بیرونی چراگاہ میں بھیج دیا تھا۔[26] ہیت اور انجشۃ پہلے مدینہ منورہ میں ہی رہا کرتے تھے، اس کے علاوہ ھنب اور ماتع نامی مخنث بھی مدینہ طیبہ میں رہا کرتے تھے۔ (عون المعبود: زیر حدیث 4929)

پیچھے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں ان مخنثوں کے ناموں کی بعض تفصیلات گزری ہیں۔ اور اس سے پہلے ان افراد کے نام بھی گزرے جنہیں فتنہ وفساد کے ڈر سے مدینہ سے باہر بھیج دیا گیا تھا۔

مدینہ منورہ میں اس کے علاوہ انجشہ نامی صحابی بھی تھے، جو اُمہات المؤمنین کی سواری چلایا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو مختلف ذمہ داریاں دے رکھی تھی، جیسا کہ ان کے بارے میں احادیث میں ہے کہ

ان لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لاَ تَكْسِرِ القَوَارِيرَ» قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ.[27]

"نبی ﷺ کا ایک حدی خواں تھا جسے 'انجشہ' کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت سریلی تھی۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: "اے انجشہ! نرمی کرو، آبگینوں کو توڑ مت دینا۔"

حضرت قتادہ نے کہا: اس سے مراد کمزور عورتیں ہیں۔

شارح صحیح بخاری مولانا عبد الستار الحماد لکھتے ہیں کہ

"انجشہ سیاہ فام حبشی نژاد ایک غلام تھا جو بڑی خوش آوازی کے ساتھ حُدی پڑھتا اور اونٹوں کو چلاتا تھا۔ اس کی خوش الحانی سے متاثر ہو کر اونٹ مستی کے ساتھ دوڑ رہے تھے۔ ان اونٹوں پر خواتین تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو خطرہ محسوس ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ عورتیں گر جائیں، اس لیے آپ نے فرمایا: "انہیں آہستہ لے کر چل۔

رسول ﷺ نے عورتوں کی نازک مزاجی کی وجہ سے انہیں آبگینوں سے تشبیہ دی... چونکہ عورتوں کے دل کمزور ہوتے ہیں اور خوش الحانی سے جلدی متاثر ہو جاتے ہیں، گانا سننے کی طرف اُن کا میلان بڑھ جاتا ہے اور گانا، ذہنی آوارگی کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اس لیے آپ نے انجشہ کو تنبیہ فرمائی۔"[28]

یہاں گانے سے مراد ناروا الفاظ پر مبنی اشعار نہیں بلکہ اونٹوں کے لئے سریلی آواز میں حدی خوانی ہے جو جائز ہے۔ اور انجشہ کو مدینہ طیبہ سے باہر نکالنے کی وجہ خوش الحانی میں عورتوں کی مشابہت کرنا یا ان کی خوش الحانی کی وجہ سے عورتوں کے فتنے میں پڑ جانے کا فساد تھا۔

---

26 النووی، یحیی بن شرف، **المنہاج**، 16314:

27 البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 6211

28 البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم: 6149

ان صنفی مسائل کے شکار لوگوں کی بدکاری وغیرہ کا ذکر نہیں ملتا، جیسا کہ پیچھے گزرا ہے۔

جب اسلامی احکام میں ارادی صنفی مشابہت ایک جرم ہے تو کسی فرد پر اس کا بلاثبوت دعویٰ کرنا بھی قابل سزا ہے جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانِ نبوی ﷺ مروی ہے:

«إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِيُّ! فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ. وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ.»[29]

"...جو مرد کسی دوسرے مرد کو مخنث کہے تو اس کو 20 درّے مارنے چاہئیں..."

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م1820ھ) اپنی 'تفسیر مظہری' میں لکھتے ہیں کہ

"اگر تہمت سے کسی شریف آدمی کی آبروریزی ہو تو بہر حال تعزیر جاری ہو گی۔ مثلاً کسی نے مسلمان (صالح) کو فاسق یا کافر یا خبیث یا چور یا فاجر یا مخنث یا خائن یا بے دین یا لٹیرا یا گرہ کٹ یا دیوث یا شرابی یا سود خوار کہا تو تعزیر کا مستحق قرار پائے گا۔ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے کسی کو 'یا مخنث' کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر تعزیر جاری کی۔ اگر کسی کو اے گدھے یا سور یا کتے یا مینڈھا یا پچھنے لگانے والا کہا تو تعزیر جاری ہو گی۔" (زیر آیت سورۃ الحجرات:11)

جب مخنث کا لفظ دورِ نبوی میں پیدائشی خنثیٰ اور ارادی مشابہت کرنے والے، ہر دو کے لئے بولا جاتا تھا، تو علم ہوا کہ جب کوئی متاثر شخص شرعی احکام کی پاسداری کر رہا ہو اور اس کے باوجود اس کو بلاضرورت یا بطورِ طعن اس کی پیدائشی خلقت سے بلایا جائے یا اگر کوئی مسلمان صنفی مشابہت نہیں کر رہا اور اس کو بلاثبوت غلط الزام دیا جائے تو ہر دو صورت میں یہ دعویٰ قابل سزا ہے۔

مذکورہ احادیث سے ثابت ہونے والے مسائل / خلاصہ بحث

- خنثیٰ پر عام مرد وعورت جیسے شرعی اور معاشرتی حقوق و فرائض لازم ہوتے ہیں، جب اس کی یہ کوتاہی یا معذوری طبعی ہو، اس میں اس کا کوئی دخل نہ ہو۔
- خواتین کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے محرم مردوں کے سامنے دوسری خواتین کا تذکرہ کریں۔
- نبی کریم ﷺ نے ازواجِ مطہرات کو ہیت سے حجاب کرنے کا حکم دیا۔ جو مرد وزن اس طرح خواتین کی باتیں، دوسرے مردوں کو بتائیں، تو ان سے حجاب یا فاصلہ رکھنا چاہیے۔
- ہر تندرست یا مریض شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی اصل صنف کی عادات واطوار اختیار کرے اور صنفِ غیر کی مشابہت ختم کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرے۔

---

29 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، **جامع الترمذی**، (الریاض: دار السلام للنشر، 1430ھ)، 2:344، الرقم: 1462

- دوسری صنف سے عمداً مشابہت حرام ہے اور اس کی سزا جلاوطنی یا قید ہے۔
- صنفی مشابہت، مردوزن میں صنفی شعور کے باوجود گھل مل کر رہنا اور دوسری صنف کی خبریں پہنچانا ایسے گناہ و جرائم ہیں جن کی سزا شریعت میں طے شدہ ہے۔ یہی فاسقانہ رویے اگر کسی عام مرد و عورت میں بھی پائے جائیں تو اس پر یہ سزا لاگو کی جاسکتی ہے۔ جیسے خضاب لگانے والے مرد کو نقیع بھیج دیا گیا۔
- خنثیٰ مدینہ طیبہ میں ہی معمول کی زندگی گزارا کرتے اور معاشرتی معمولات انجام دیا کرتے جیسا کہ ہیت نامی خنثیٰ اُمہات المؤمنین کے پاس آیا جایا کرتا، کیونکہ لوگوں کے خیال میں وہ صنفی معاملات میں کوئی رغبت نہ رکھنے کی وجہ سے غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ کے تحت سمجھا جاتا۔
- مسلم معاشرے سے اس کو جلاوطن کردینے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے بارے میں غلط فہمی عام تھی جو بعد میں واضح ہوگئی، پھر اس نے مردوں کے سامنے نسوانی اوصاف کا بھی تذکرہ کیا جو ایک گناہ ہے۔ اگر کوئی خنثیٰ، اپنے بارے میں غلط فہمی پھیلا کر دونوں صنفوں کی خبریں پہنچائے تو اس کو صنفی مشابہت کے جرم میں جلاوطن کردیا جائے تاکہ معاشرے میں اس کی وجہ سے بے راہ روی فروغ نہ پائے۔
- صنفی اختلاط کے احکام سے صرف انہی افراد کو استثنا حاصل ہوگا جو کسی ظاہری یا عضوی مجبوری کے بجائے چھوٹے بچوں کی طرح صنفی شعور اور میلان سے ہی خالی ہوں۔
- مخنث کا لفظ غالب طور پر اس فاسق کے لئے بولا جاتا ہے جو صنفی مشابہت کا گناہ کرے۔ اس لئے کسی شخص کو مخنث قرار دینا جائز نہیں اور اس کی شریعت میں سزا مقرر ہے۔